Date:

سوال: اسلام میں انسانی حقوق اور ان کے مروجہ اصولوں کی وضاحت کریں خطبہ حجۃ الوداع کی روشنی میں۔

جواب:

حقوق انسانی کے بارے میں اسلام کا تصور بنیادی طور پر بنی نوع انسانی کے باہمی احترام، وقار اور مساوات پر مبنی ہے قرآن مجید کی رو سے انسان باقی سب مخلوقات پر فضیلت رکھتا ہے جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے ولقد کرمنا بنی ادم "اور ہم نے آدم کی اولاد کو عزت عطا کی" (القرآن) حقوق کے مقابلے میں فرائض ہیں۔ اسلام میں حقوق و فرائض کے حوالے سے تین دستاویزات اہم ہیں میثاق مدینہ، اعلان مکہ، خطبہ حجۃ الوداع۔ مغرب میں حقوق کی دستاویزات میگنا کارٹا سے شروع ہوتی ہے۔ اسلام فرائض پر بھی بہت زور دیتا ہے کیونکہ جو انسان اپنے فرائض ادا کر دے گا تو حقوق خود بخود ادا ہو جائیں گے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ اسلام کے تصور حقوق و فرائض اور مغرب کے تصور حقوق و فرائض کے درمیان مشترکات کو اکٹھا کر کے انسانیت کے لئے کوئی لائحہ عمل اپنایا جائے۔

حقوق کا مفہوم:

حقوق حق کی جمع ہے۔ انگریزی میں اس کے لئے "Right" کا لفظ استعمال کیا جاتا ہے۔ حقوق کے متبادل فرائض ہیں (duties)۔ مطلب یہ کہ ایک کا حق دوسرے کا فرض ہے اور دوسرے کا حق پہلے کا فرض ہے۔ اسلام میں بنیادی حقوق کا تصور تکریم انسانیت سے شروع ہوتا ہے۔ قرآنی آیات میں اور احادیث نبوی میں ایک انسان کے دوسرے انسان پر بہت سے حقوق کو ذکر کیا گیا ہے جنہیں ادا کرنا اتحاد و امن قائم کرنے کے لیے اور اتفاق و محبت کے لیے بہت ضروری ہے۔

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے دو سے تین خاص مواقع پر انسانی حقوق پر تفصیلاً تبصرہ کیا۔ جن میں سے ایک خطبہ دوران حج 9 ذی الحج عرفات کے مقام پر ہوا۔ وہ خطبہ "خطبہ حجۃ الوداع" کے نام سے موسوم ہے

Date:

انسانی حقوق خطبہ حجۃ الوداع کی روشنی میں۔

۹ ذی الحج کے دن حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم عرفہ تشریف لائے اور وہاں قیام فرمایا۔ جب سورج ڈھلنے لگا تو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی اونٹنی "قصواء" لانے کا حکم فرمایا جس پر سوار ہو کر بطن وادی میں تشریف فرما ہوئے اور وہ خطبہ ارشاد فرمایا جس میں دین کے اہم امور بیان فرمائے۔ فرمایا:

"خدا کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے کوئی اسکا شریک نہیں۔ خدا نے اپنا وعدہ پورا کیا ہے اور اپنے رسول کی مدد فرمائی ہے اور تنہا اسکی ذات نے باطل کی تمام قوتوں کو [illegible] کیا ہے۔" پھر فرمایا:

"لوگو! میری بات سنو، مجھے نہیں سمجھتا کہ آئندہ کبھی ہم اس طرح کسی مجلس میں یکجا ہو سکیں گے۔"

اس کے بعد حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے دین کے اہم امور اور انسانی حقوق کا تذکرہ فرمایا:

۱۔ مساواتِ انسانی کا تصور:

"لوگو! اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: "اے انسانو! ہم نے تم کو مرد و عورت سے پیدا کیا ہے اور تمہیں جماعتوں اور قبیلوں میں کر دیا ہے تاکہ تم پہچانے جا سکو۔ لیکن تم میں زیادہ عزت والا وہ ہے جو اللہ سے زیادہ ڈرنے والا ہے۔" (القرآن) چنانچہ اس آیت کی روشنی میں نہ کسی عربی کو عجمی پر فوقیت ہے نہ کسی عجمی کو عربی پر فوقیت ہے، نہ کالا گورے سے افضل ہے نہ گورا کالے سے۔ بزرگی اور فضیلت کا معیار تقویٰ ہے"

"سب انسان آدم کی اولاد ہیں اور آدم مٹی سے بنائے گئے ہیں۔ اب فضیلت اور برتری کے سارے دعوے، خون و مال کے سارے مطالبے اور انتقام میرے پاؤں تلے روندے جا چکے ہیں۔ بس بیت اللہ کی تولیت اور حاجیوں کو پانی پلانے کی خدمات پہلے کی طرح باقی رہیں گی۔"

Scanned with CamScanner

۲۔ حقوق کی ادائیگی کا حکم:

پھر فرمایا کہ " قریش کے لوگو ایسا نہ ہو کہ اللہ کے حضور تم اصلاح آؤ کہ تمہاری گردنوں میں دنیا کا بوجھ لدا ہو اور دوسرے لوگ سامان آخرت لے کر پہنچیں اور اگر ایسا ہوا تو میں خدا کے آگے تمہارے کچھ کام نہ آسکوں گا۔"

۳۔ نسلی تفاخر کا خاتمہ:

پھر حضور نے فرمایا: " قریش کے لوگو خدا نے تمہاری جھوٹی نخوت (تکبر) کو ختم کر ڈالا ہے اور باپ دادا کے کارناموں پر تمہارے فخر و مباہات کی کوئی گنجائش نہیں ہے"۔ زمانہ جاہلیت میں ایسے فخر کرنا عام تھا جسکو اسلامی تعلیمات نے ختم کر دیا۔

۴۔ زندگی کا حق:

فرمایا: " لوگو! تمہارے خون اور مال اور عزتیں ہمیشہ کے لیے ایک دوسرے پر قطعاً حرام کر دی گئی ہیں۔ ان چیزوں کی اہمیت ایسی ہی ہے جیسی اس دن کی اور ماہِ مبارک (ذی الحجہ) کی اور خاص اس شہر مکہ کی۔ تم سب خدا کے حضور جاؤ گے اور وہ تم سے تمہارے اعمال کی باز پرس فرمائے گا۔" دیکھو میرے بعد گمراہ نہ ہو جانا کہ آپس میں ہی خون کرنے لگو۔"

۵۔ مال کے تحفظ کا حق:

پھر فرمایا: " اگر کسی کے پاس امانت رکھوائی جائے تو وہ اس بات کا پابند ہے کہ اس امانت رکھوانے والے کو امانت واپس پہنچا دے۔"

۶۔ افراد معاشرہ کا حق:

" لوگو! ہر مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے اور سارے مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں۔" اس سے واضح ہو گیا کہ ایک معاشرے میں رہنے والے لوگوں کے بیچ میں بھائی چارہ ہونا چاہیے۔ اخوت و محبت سے رہنے والے لوگوں میں ہمیشہ اتفاق و امن رہتا ہے۔

۷۔ خادموں کا حق:

فرمایا " اپنے غلاموں کا خیال رکھو انہیں وہی کھلاؤ جو خود کھاتے ہو، ایسا ہی پہناؤ جو

جو خود پہنتے ہو"۔ مطلب یہ ہوا کہ ان کو حقیر یا کمتر نہ جانو بلکہ ان کے ساتھ انسانیت سے پیش آؤ حسن سلوک والا معاملہ کرو۔

۸- لاقانونیت کا خاتمہ:-

اسکے بعد حضور نے فرمایا: "دور جاہلیت کا سب کچھ میں نے اپنے پیروں تلے روند دیا ہے۔ دور جاہلیت کے خون کے سارے انتقام کالعدم ہیں۔ پہلا انتقام جسے میں کالعدم قرار دیتا ہوں وہ میرے خاندان کا ہے۔ ربیعہ بن حارث کے دودھ پیتے بیٹے کا خون جسے بنو ہذیل نے مار ڈالا تھا میں معاف کرتا ہوں"۔ حضور نے عمل کر کے دکھا دیا۔ اور ماضی کے تمام معاملات کو ختم کرنے کا حکم فرمایا۔

۹- معاشی استحصال سے تحفظ کا حق:

پھر فرمایا کہ "اب دور جاہلیت کا سود کوئی حیثیت نہیں رکھتا۔ پہلا سود جسے میں چھوڑتا ہوں عباس بن عبدالمطلب کے خاندان کا سود ہے وہ اب ختم ہو گیا"۔ حضور نے پھر سے اپنے معاملات کو ختم کر کے پہل کی۔

۱۰- وراثت کا حق:

حضور نے اس کے بعد فرمایا: "لوگو! خدا نے ہر حقدار کو اسکا حق خود دے دیا ہے اب کوئی کسی وارث کے حق کے لئے وصیت نہ کرے"۔ حق میراث میں حق تلفی ہونا تو عام ہو چکا ہے جبکہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم صاف واضح ہے کہ وارث کا حق ادا کرنا ضروری ہے۔

۱۱- نومولود کے تحفظ نسب کا حق:

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیا میں آنے والے نومولود بچے کے حق کے بارے میں فرمایا: "بچہ اس کی طرف منسوب کیا جائے گا جس کے بستر پر وہ پیدا ہوا ہے۔ جس پر حرام کاری ثابت ہو اسکی سزا پتھر ہے اور ان کا حساب و کتاب اللہ کے ہاں ہوگا"۔

۱۲- معاشرتی شناخت کا حق:

شناخت کے بدلنے کو ناپسند کرتے ہوئے فرمایا کہ "جو کوئی بھی اپنی شناخت

Scanned with CamScanner

پڑے گا یا غلام اپنے آقا کے مقابلے میں کسی اور کو اپنا آقا ظاہر کرے گا تو اس پر خدا کی لعنت ہے۔" غلام کی نسبت اس کا آقا کی طرف ہوتی ہے وہی اس غلام کی شناخت ہوتی ہے۔ جسکو بدلنے والے پر خدا کی لعنت ہوگی۔

۱۳- قرض کی وصولی کا حق:

۹۹- حضور نے فرمایا: "قرض قابلِ ادائیگی ہے۔ عاریتاً لی ہوئی چیز واپس کرنی چاہیے۔ تحفہ کا بدلہ دینا چاہیے اور جو کسی کا ضامن بنے وہ تاوان ادا کرے۔" معلوم ہوا کہ قرض لیتے وقت اگر کوئی دوسرا انسان ضمانت دے اور قرض ادا نہ ہو تو ضامن تاوان بھرے گا۔

۱۴- ملکیت کا حق:

فرمایا "کسی کیلئے یہ جائز نہیں ہے کہ وہ اپنے بھائی سے کچھ لے سوائے اس کے جس پر اسکا

۸۱- بھائی راضی ہو اور خوشی خوشی دے۔ خود پر اور ایک دوسرے پر زیادتی نہ کرو۔"

"عورت کے لئے جائز نہیں ہے کہ وہ اپنے شوہر کا مال اس کی اجازت کے بغیر کسی کو دے۔ دیکھو! تمہارے اوپر تمہاری عورتوں کے کچھ حقوق ہیں اور ان پر تمہارے حقوق واجب ہیں عورتوں پر حق یہ ہے کہ وہ کسی ایسے شخص کو گھر نہ بلائیں جسے تم ناپسند کرتے ہو

۹۱- اور نہ خیانت کریں، کوئی کھلی بے حیائی نہ کریں۔ اگر ایسا کریں تو خدا کی طرف سے تمہیں اجازت ہے کہ سزا دو۔ وہ باز آ جائیں تو کھلاؤ پلاؤ۔

۱۵- قانون کی اطاعت:

ﷺ فرمایا: "میں تمہارے درمیان ایک ایسی چیز چھوڑے جا رہا ہوں کہ تم کبھی گمراہ نہ ہوگے اگر اس پر قائم رہے اور وہ خدا کی کتاب ہے۔ اور ہاں دیکھو دینی معاملات میں غلو سے بچنا کہ تم سے پہلے لوگ انہی باتوں کے سبب ہلاک کر دیے گئے۔"

اس میں واضح کر دیا کہ سب مسلمانوں کو ایک ہی قانون پر قائم رہنا ہے اور وہ کتاب اللہ ہے۔

۱۶- شیطان کے راستے پر چلنے کی ممانعت:

فرمایا "شیطان کو اب اس بات کی توقع نہیں رہ گئی کہ اب اس کی اس شہر میں پوجا کی جائے گی۔

لیکن اس بات کا امکان ہے کہ ایسے معاملات میں جنہیں تم کم اہمیت دیتے ہو اس کی بات مان لی جائے اور وہ اس پر راضی ہے اس لیے تم اس سے اپنے دین و ایمان کی حفاظت کرنا۔" معلوم ہوا کہ شیطان دین پر اپنے ہوتے بھی انسان کو گمراہ کر سکتا ہے بلکہ وہ گناہ کو دین کا حصہ بنا کر گناہ کروا سکتا ہے۔

۱۷۔ اللہ کے حقوق:

پھر حضور نے فرمایا: "لوگو! اپنے رب کی عبادت کرو، پانچ وقت کی نماز ادا کرو، مہینہ بھر کے روزے رکھو، اپنے مالوں کی زکوٰۃ خوشدلی کے ساتھ دیتے رہو اپنے خدا کے گھر کا حج کرو اور اپنے حکمرانوں کی اطاعت کرو تو اپنے رب کی جنت میں داخل ہو جاؤ گے۔"

"آگاہ ہو جاؤ! اب مجرم خود ہی اپنے جرم کا ذمہ دار ہوگا۔ آگاہ ہو جاؤ! اب نہ باپ کے بدلے بیٹا پکڑا جائے گا نہ بیٹے کا بدلہ باپ۔"

۱۸۔ عوام الناس کا پیغام ہدایت سے آگاہی کا حق:

سنو! جو لوگ یہاں موجود ہیں انہیں چاہیے کہ یہ احکام اور یہ باتیں ان لوگوں کو بتا دیں جو یہاں نہیں ہیں۔ ہو سکتا ہے کوئی غیر موجود تم سے زیادہ سمجھنے والا اور محفوظ کرنے والا ہو۔"

۱۹۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا حق:

فرمایا: "لوگو! تم سے میرے بارے میں سوال کیا جائے گا۔ بتاؤ تم کیا جواب دو گے؟" لوگوں نے جواب دیا: "ہم سب اس بات کی شہادت دیں گے کہ آپ نے امانت پہنچا دی اور آپ نے حق رسالت ادا فرما دیا اور ہماری خیر خواہی فرمائی۔"

"یہ سن کر حضور نے اپنی شہادت کی انگلی آسمان کی طرف اٹھائی اور لوگوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے تین مرتبہ فرمایا: "اے اللہ گواہ رہنا۔ اے اللہ گواہ رہنا! اے اللہ گواہ رہنا۔"

خلاصہ بحث:

اس خطبہ میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے انسان کے بہت سے حقوق کو نہ صرف بیان کیا بلکہ زمانہ جاہلیت کی تمام رسومات کو اور

انتقامات کو ختم کروا دیا۔ خود حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے معاف
کرنے میں پہل کی تاکہ لوگوں پر بات کا اور زیادہ گہرا اثر پڑے اور بات کی
اہمیت واضح ہو۔ اسلام نے تمام طبقات کے حقوق کا تحفظ کیا ہے۔ اور
جس تفصیل سے اس خطبہ "خطبہ حجۃ الوداع میں انسانی طبقات کے
حقوق کا بیان کیا ہے اس کی مثال انسانی تاریخ میں کہیں نہیں ملتی۔

Scanned with CamScanner